سوال

(305) شادی کا دو طرفہ بوجھ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں پٹھانوں میں بعض لوگ علاوہ ہر وزیور وغیرہ کے اپنے ذاتی فائدہ کے لئے اپنی لڑکیوں پر کچھ نقد زیور چاول اور روغن زردو غیرہ۔ بھی لڑکے کے والدین سے لیتے ہیں۔ اور بعض اصحاب شادی کا بوجھ دو طرفہ لڑکے کے والدین پر ڈال دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں حسب ضرورت چاول۔ روغن۔ زردو دیگر لوازمات۔ برائے طعام وادن اپنے اقارب اہل محلہ ودیگر تعلق داران لیتے ہیں۔ اور بعد از اختتام شادی باقی ماندہ جنس لڑکے کے والدین کو واپس کر دیتے ہیں۔ اور اپنے استعمال میں نہیں لاتے۔ برائے مہربانی بحوالہ حدیث شریف مطلع فرمایئں کے لڑکے کے والدین پر دو طرفہ بوجھ ڈالنا اور ان سے مندرجہ بالا اشیاء لینا درست ہے یا نہیں؟ جب کہ والدین لڑکی کے صاحب حیثیت ہوں۔ یا اگر لڑکی کے والدین بوجہ تنگدستی کے خود شادی (یعنی اپنے رشتہ داروں وغیرہ کو حاضری دینا وغیرہ جس کے بغیر بموجب ان کے رواج کے وہ شادی بالکل نہیں کر سکتے۔ یعنی یہ حاضری وغیرہ دینا ان کا ایک قسم کا قرضہ ہوتا ہے۔ کا بوجھ اٹھانے سے قاصر ہیں۔ یا لڑکی کا والد زندہ نہیں۔ اور اس کے بھائی یا بصورت نہ ہونے اس کے بھائی کے دیگر قریبی رشتہ داروں بھی اس قابل نہیں کیا وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیا وہ (دوران حال یہ کہ لڑکی جوان ہو) شادی کو اس وقت تک ملتوی کر سکتے ہیں۔ جب تک وہ اس کے بوجھ کے اٹھانے کے قابل ہوجایئں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں ایک عام اصول ہے۔ کہ اخراجات شادی کل مرد کے زمہ ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔

الرِّجالُ قَوّٰمونَ عَلَى النِّساءِ بِما فَضَّلَ اللَّهُ بَعضَهُم عَلىٰ بَعضٍ وَبِما أَنفَقوا مِن أَموٰلِهِم ۳٤ سورة النساء

(یعنی مرد عورتوں پر افسر ہیں۔ دووجہ سے ایک تو قدرتی بزرگی دوم یہ وجہ کہ وہ اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔)

آپ ﷺ نے جب اپنی لڑکی کا نکاح کرنا چاہا تو داماد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مہر وصول کر کے اس سے زیور وغیرہ بنوا کر کچھ اپنے پاس سے بھی دیا۔ اور لڑکی رخصت کی ہاں دعوت براءت کا خرچ ایک زائد چیز ہے۔ یہ دعوت لڑکی والے پر ضروری نہیں وہ جو کچھ کرتا ہے اپنے ننگ و نمود کے لئے کرتا ہے۔ تاہم اگر لڑکی والے میں اتنی ہمت نہیں۔ اور لڑکے والا احسان سے اس کا بوجھ خود اٹھائے تو منع نہیں۔ لاتنسوا الفضل بینکم عام قانون ہے۔ لازمی طور پر اس پر بوجھ ڈالنا جائز نہیں۔ نہ اس وجہ سے جوان لڑکی کی شادی کو ملتوی کرنا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے بالغہ لڑکی کی شادی نہ کرنے سے جو خرابی پیدا ہوا اس کا وبال اس کے ولی پر ہے۔ واللہ اعلم (اہلحدیث امر تسر ص 257 اپریل 1924ء)

شرفیہ

مجھ کواس کی دلیل معلوم نہیں مجیب کا سہو معلوم ہوتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 310

محدث فتویٰ